دارالعلوم حقانیہ میں

مولانا محمد یوسف بنوری رحمہ اللہ

کی آخری یادگار تقریر

پچھلے دنوں پاکستان میں ایکا ایکی دین و دانش کا ایک آفتاب غروب ہوگیا۔ علم و عمل کی بساط الٹ گئی حدیث و تفسیر کی ایک عظیم مسند خالی ہوگئی۔ رشد و ہدایت کا بہت بلند و بالا مینار گر گیا۔ ادب و تاریخ کا کتب خانہ لٹ گیا، فقہ و معارف کا گنجینہ دفن ہوگیا۔ یعنی مولانا محمد یوسف بنوری رح کا انتقال ہو گیا ـــــــ ذیل میں دارالعلوم حقانیہ میں مولانا کی ارشاد فرمودہ آخری یادگار تقریر دی جارہی ہے۔ جسے راقم السطور عبدالحلیم کلاچوی (استاذ حقانیہ) نے ٹیپ ریکارڈ کی مدد سے قلمبند کیا۔ یہ تقریر مئی ۱۹۷۶ء میں دارالحدیث کے وسیع ہال میں کی گئی تھی۔

نحمدہ ونستعینہ ونستغفرہ ونومن بہ ونتوکل علیہ ونعوذ باللہ من شرور انفسنا ومن سیئات اعمالنا من یھدہ اللہ فلا مضل لہ ومن یضللہ فلا ھادی لہ واشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشھد ان سیدنا ومولنا محمد عبدہ ورسولہ ارسلہ بالحق بین یدی الساعۃ بشیراً ونذیرا صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ واتباعہ وعلماء امتہ وصالح عبادہ وبارک وسلم تسلیماً کثیراً۔ اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطان الرجیم وما امروا الا لیعبدوا اللہ مخلصین لہ الدین حنفاء ویقیموا الصلوٰۃ ویؤتوا الزکوٰۃ وذالک دین القیمہ۔

محترم بھائیو اور معزز سامعین! مجھ سے پشتو بھولی ہوئی ہے۔ پشتو نہیں آتی اگرچہ اپنی زبان ہے مگر تھوڑی استعمال ہوتی ہے۔ ویسے بھی مقرر اور خطیب نہیں ہوں۔ لیکن جو کچھ آتی تھی وہ بھی بھولی ہوئی ہے۔ بہر حال تقریر کرنے کیلئے نہیں بیٹھا ـــــــ میں اس پہ مامور ہوگیا ہوں۔ اس لئے ایک نکتہ بیان کرتا ہوں۔

تمام اعمال کی بنیاد اخلاص ہے۔ جتنے بھی دین کے کام ہیں یا دین کے نام پہ ہو رہے ہیں۔ اگر ان میں اخلاص اور خدا تعالیٰ کی رضا نہ ہو تو وہ خدا تعالیٰ قبول نہیں کرتا۔ تم جتنی بھی ترقی کرلو جتنے بھی بڑے عالم بن جاؤ جتنے بھی بڑے فاضل بن جاؤ علماء زمان اور علماء دہر بن جاؤ۔ نہایت فصیح و بلیغ خطیب بن جاؤ، اعلیٰ مقرر

بن جاؤ، مصنف بن جاؤ، مفتی بن جاؤ، اگر اس میں اخلاص اور خدا تعالیٰ کی رضا نہ ہو اور مقصود اس میں خدا تعالیٰ کی رضا نہ ہو تو یہ سب کچھ بیکار ہے۔ حق تعالیٰ کے نزدیک وہ چیز کھوٹی ہے جس میں اخلاص نہ ہو مسند احمد ابن ماجہ ابو داؤد کی حدیث ہے۔ حضرت ابوہریرۃؓ سے روایت ہے کہ "وہ علم جس سے حق تعالیٰ کی رضا حاصل ہو سکتی ہے۔ اگر انسان اس سے دنیا کی کوئی متاع حاصل کرے تو جنت کی ہوا اس پہ نہ لگے گی۔" اتنی سخت وعید آئی ہے۔

انبیاء کی وراثت یہ انبیاء کے علوم ہیں۔ یہ مدارس جن میں آپ اور ہم بیٹھے ہیں۔ ان کا دعویٰ ہے اور یہ ارادہ ہے۔ کہ ہم نبوت کے علوم جاری کرتے ہیں۔ ان کی وراثت کی حفاظت کرتے ہیں۔ اور ان کے وارث ہم بنتے ہیں۔ اور ہم طلباء اس ارادہ سے آتے ہیں۔ یاد رکھو علومِ نبوت کا پہلا قدم بسم اللہ یہ ہے کہ صرف اللہ کی رضا ہو اگر آپ کا ارادہ یہ ہے کہ میں اچھا عالم بن جاؤں، اچھا مصنف۔ شیخ الحدیث بن جاؤں، مفتی اور استاد بن جاؤں، اونچی تنخواہ مل جائے تو یہ تمام چیزیں آپ کو پیچھے ڈالنے والی ہیں اور اس میں برکت پیدا نہ ہوگی۔ پھر تو یہ وراثت انبیاء نہ ہوئی بلکہ وراثت دنیا ہوئی۔ آپ سے اور ہم سے تو پھر وہ لوگ مبارک ہیں۔ جو مزدوری کرتے ہیں، تجارت کرتے ہیں، دکانداری کرتے ہیں۔ زراعت کرتے ہیں، دنیا کے جو کام ہیں کرتے ہیں۔ اور دنیا سے کماتے ہیں۔ خدا کے نزدیک وہ بہت اچھا ہے۔ جو کسب حلال کرتا ہے۔ نفقہ کے لئے مال کماتا ہے۔ ان طریقوں سے جو اللہ نے کسب مال کے لئے پیدا کئے ہیں جائز قرار دیئے ہیں۔ ان طریقوں کو یہ اختیار کرتا ہے۔ یہ شخص نہایت سعید مبارک ہے۔ بہ نسبت اس آدمی کے جو دین کی چیز کو دنیا کا ذریعہ بناتا ہے۔

شقی و بدبخت انسان ایک بچے کے ہاتھ میں قیمتی یاقوت جوہر زمرد ہے۔ اور اسے پتھر سمجھ کر دوکاندار سے دو پیسوں کی چیز گڑ چنے لے آئے تو آپ کہیں گے کہ اس نے کتنا ظلم کیا ہے، کیا تکلیف دہ واقعہ ہے کہ گویا لاکھوں کی چیز چند پیسوں پر دیدی۔

قسم ہے اللہ کی ذات کی کہ وہ شخص جو بخاری کی حدیث پڑھاتا ہے، اور قرآن پڑھاتا ہے۔ اور دین کا عالم بنتا ہے۔ اور وہ پھر دنیا کا ارادہ کرتا ہے۔ اس سے نچلے درجہ کا شقی اور بدبخت نہیں ہے۔ یہ اس بچے سے ہزار درجہ زیادہ احمق ہے ــــــ

تصحیح نیت ضروری ہے۔ اس وجہ سے آپ پہلے اپنی نیت صحیح کر دو۔ مقصد آپ کے علم کا اللہ کی رضا ہے۔ اور اخلاص ہے۔ وما امروا الا لیعبدوا اللہ مخلصین لہ الدین حنفاء۔ آپ بالکل ایک طرف حنیف ہیں۔

حنیف کا معنی | حنیف کا معنی ہمارے حضرت الاستاذ مولانا انورشاہ صاحبؒ فرماتے تھے کہ شیخ فریدالدین عطارؒ جو مولانا روم سے پہلے بہت بڑا بزرگ ولی اللہ گذرا ہے۔ مولانا جامیؒ اس کے حق میں کہتا ہے ۔

ہفت شہر عشق را عطار گشت　　　ما ہنوز اندر خم یک کوچہ ایم
عطار روح و سنائی دو چشم　　　ما پس سنائی و عطار آمدہ ایم

بہرحال شیخ فریدالدین عطارؒ کی ایک کتاب ہے۔ منطق الطیر عجیب کتاب ہے۔ اس میں ایک شعر ہے فارسی میں، ہمارے استاذ مولانا انورشاہ صاحبؒ فرماتے تھے کہ حقیقت میں اس شعر میں ترجمہ حنیف کا ادا ہوا ہے۔ وہ کہتا ہے ۔

از یکے گو و از دوئی یکسوئے باش　　　یک دل و یک قبلہ و یک روئے باش
از یکے گو واز دوئی یکسوئے باش　　　یک دل و یک قبلہ و یک روئے باش

(دوبار شعر حضرت نے پڑھا ہے اس لئے دوبار لکھا گیا ہے۔)

ظاہر و باطن اللہ کے لئے بنا دو حق تعالیٰ کے تمام انبیاء تمام صالحین عباد تمام مامور ہیں اس پر کہ مخلصین لہ الدین اور اگر اخلاص نہ ہو اور حنیف نہ ہو تو خسر الدنیا والآخرۃ۔

رضاءالٰہی | اللہ کی رضاء جنت سے بھی اعلیٰ چیز ہے۔ تمام نعیم جنت اس کا مقابلہ نہیں کرسکتے۔ ہم اگر یہ کوشش کریں کہ سند جلدی مل جائے اور ہم مولانا بن جائیں۔ فاضل اکوڑہ خٹک بن جائیں۔ فاضل حقانیہ بن جائیں بڑی جگہ میں لگ جائیں، سکول میں کالج میں مدرسہ میں مدرس مفتی ہو جائیں۔ فانا للہ وانا الیہ راجعون۔

دین کا دفاع | آپ کا مقصد یہ ہے کہ آپ مجاہد بن جائیں، سپاہی بن جائیں، دین کی خدمت کیلئے اور دین کے مورچہ کا دفاع کریں وراثت انبیاء کے آپ محافظ ہیں، سپاہی ہیں ان کی مال و دولت دین کی جو آتی ہے۔ اسکی پہرہ داری کرو اگر آپ بھوک سے مر بھی جائیں تب بھی آپ کا فرض ہے کہ اسکی حفاظت کریں ———۔

نصیحت خاص | اس وجہ سے آپ کو اور ہم کو تمام اساتذہ کو بزرگوں بھائیوں کو یہ نصیحت خاص ہے کہ نیت صحیح کر دو مقصد صرف دین بنا دو اللہ کی رضاء بنا دو۔ پھر آپ کہیں گے کہ فزت ورب الکعبہ۔ خدا کی قسم میں کامیاب ہوگیا ہوں۔ اللہ کی رضامندی کا مقصد حاصل ہوگیا تو آپ کامیاب ہوگئے۔ اس کے بعد اگر اللہ چاہیں گے تو آپ مدرس عالم مولانا محدث مفتی بن جاؤ گے ورنہ کامیاب

تو آپ ہو گئے ہر حال میں۔ اس لئے کہنا ہے کہ ہم نیت صحیح کریں۔ مقصد مدارس کا یہ تھا کہ ہم وراثت انبیاء ان الانبیاء لم یورثوا دینارا ولا درھما وانما ورثوا العلم۔ انبیاء کی جو وراثت ہے وہ علم ہے۔ اس کے محافظ بن جائیں۔ اگر یہ مقام حاصل ہو جائے تو بہت اونچا مقام ہے۔ فرشتے آپ کے قدموں کے نیچے پر بچھائیں گے، ادب واحترام کی وجہ سے، کتنا اونچا مقام ہے ؎

نرخ بالا کن کہ ارزانی ہنوز   قیمت خود ہر دو عالم گفتہ

دنائت وخساست | کتنی دنائت خساست شقاوت اور کتنی محرومی ہے کہ اتنی اونچی جگہ ملنے کے باوجود ہم پنجاب کی سو دو سو کی نوکری کو ترجیح دیں۔ فانا للہ وانا الیہ راجعون۔

اس وجہ سے اوصیکم بتقوی اللہ۔ مقصد یہ ادارہ مدارس عمارات انتظام نہیں ہے بلکہ مقصد اللہ کی رضا ہے۔ ہم ضعفاء ہیں ہم کمزور ہیں۔ ہمارے اکابرؒ نے جو مشقت اور جو تکالیف اٹھائی ہیں ان کے برداشت کی ہم میں طاقت نہیں اس لئے اللہ ہماری کوتاہیوں کو معاف فرمادے آمین

ہم آج عہد کرتے ہیں کہ دین کی خدمت کیلئے تیار رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ دین کی خدمت کرنے والوں کے درجات بلند فرمادے۔ آمین۔

دعاء صحت | اللہ تعالیٰ مولانا عبدالحق صاحب کو شفاء کاملہ عطاء فرمادے، دین کی مزید خدمت کی توفیق نصیب کرے۔

ثم اھدنا وسددنا اللھم انفعنا بما علمتنا وعلمنا ما ینفعنا وزدنا علما

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین وصلی اللہ علی خیر خلقہ سیدنا محمد وآلہ واصحابہ اجمعین۔